

اَحَبِّیَاتُ غزل

(از آلم مظفر نگری)

نہ محفل ہے نہ محفل کا کوئی دیوانہ برسوں سے
 آلم اجڑی ہوئی ہے منزلِ دیوانہ برسوں سے
 حرفِ گدیشِ عالم نہیں میخانہ برسوں سے
 کہ ساقی کھو چکا ہے جرأتِ زندانہ برسوں سے
 تصور میں لئے بیٹھا ہے اک دیوانہ برسوں سے
 ہے دیوانہ مذاقِ فطرتِ دیوانہ برسوں سے
 ہوا جاتا ہوں میں بیگانہ آدابِ نوشی
 نہیں آیا مرے تک لبِ پیمانہ برسوں سے
 بہر عالم سمجھتا ہوں مذاقِ گرمی محفل
 مری نظروں میں ہے ہر گردِ شہ پائینہ برسوں سے
 ہزاروں محفلیں ہیں اس کے ہر ذرے میں پوشیدہ
 اگر چہ خاک ہے خاک پر پروانہ برسوں سے
 بہت کچھ حل چکا ہے اور حلے کا دیکھنے تک
 ہے زد میں برقِ سوزاں کی مڑکاشا برسوں سے
 سہرِ مژگان نہیں اک اشکِ خوں بھی ترجمانِ غم
 نہیں باقی جگر میں قوتِ فسانہ برسوں سے
 اگر اس بھید سے واقف ہے کچھ تو شمعِ محفل ہے
 ہے کیوں گمراہ شہِ رقصِ دفا پروانہ برسوں سے
 سنے گا کون اس محفل میں سازِ شمع کے نغمے
 جہاں ہوتا ہے ہر شنبِ باقمِ پروانہ برسوں سے

خدا رکھے سلامت لے آلم داغِ محبت کو

تجلی دے رہا ہے یہ چراغِ خانہ برسوں سے

غزل

(از شارق ام - لے)

کسی کو اس کی خبر کیا نظر یہ کیا گذری
 وہ اُس کے شوق میں قلبِ جگر پہ کیا گذری